بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رنگ گردوں کا ذرا دیکھ تو عنابی ہے
یہ نکلتے ہوئے سورج کی افق تابی ہے

جناب سپیکر!

1. یہ اس تاریخی عوامی مینڈیٹ کا سورج ہے جس کی پہلی کرن ہی نے دور ابتلا کی ہر تاریکی کو دھنک کر رکھ دیا ہے۔ جس نے قلوب کو منور کیا ہے اور ذہنوں کو جلا بخشی ہے۔ ہرچند کہ وہ سیاسی دور ختم ہوگیا ہے لیکن اپنے پیچھے ایسی ناگوار یادیں چھوڑ گیا ہے جنہیں مٹانے اور فراموش کرنے میں ایک وقت لگے گا۔ ہر طرف مسائل کا ایک کوہ گراں تھا' چارسو مصائب کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔ افلاس زدہ لوگ۔ مفلسی ہاتھ جوڑتی ہوئی غربت دم توڑتی ہوئی۔ ہر شخص اپنے ہی دیس میں اجنبی۔ کاسہ لیسوں' مہم جوؤں اور مفاد پرستوں کی حکمرانی۔ جہاں فرد واحد کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ عوام کا مقدر ٹھہرایا گیا۔ ملک کے تمام وسائل چند ہاتھوں کے تسلط میں دے دیئے گئے اور ان ہاتھوں نے قوم کی دولت کو بے دریغ لوٹا۔ جگہ جگہ محلات کھڑے کئے گئے۔ اسپان بے لگام اعلیٰ انسانی اقدار کو روندتے رہے۔ ہر طرف بے سروسامانی۔ خون انساں کی ارزانی۔ ایک ایسے ملک کا مقدر بن گئے جو علامہ اقبال اور حضرت قائداعظم کے خوابوں کی تعبیر تھا۔ جو مسلمانان ہند نے بڑی قربانیاں دے کر حاصل کیا تھا۔ ایک قلزم خون تھا جسے عبور کر کے ہم آزادی کی منزل تک پہنچے تھے۔

شہر کو برباد کر کے رکھ دیا اس نے منیر
شہر پر یہ ظلم میرے نام پر اس نے کیا

جناب سپیکر!

2. میں آپ کی اجازت سے آج اس معزز اور باوقار ایوان میں صوبہ پنجاب کے مالی سال 1997-98ء کا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں۔ میں ذات باری تعالیٰ کا نہایت عجزوانکسار سے شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے

ملک کے سب سے بڑے صوبے کے لئے موجودہ منتخب حکومت کا پہلا بجٹ پیش کرنے کی سعادت بخشی ہے۔ میں محترم وزیراعلی پنجاب محمد شہباز شریف اور تمام فاضل اراکین صوبائی اسمبلی کا اپنے دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں کہ جن کی مسلسل رہنمائی اور قیمتی آراء کی روشنی میں اس بجٹ کی تشکیل ہوئی ہے۔ اور ہم صوبے کے ساڑھے سات کروڑ عوام کی امنگوں' امیدوں' آرزوؤں اور ارادوں کے مطابق عوامی خوشحالی اور تعمیرنو کے منصوبوں پر مشتمل اپنا نیا پروگرام پیش کر رہے ہیں جس سے نہ صرف گھمبیر معاشی و سماجی مسائل کے حل کی راہ ہموار ہو گی بلکہ ہم عوام کے اس بے پناہ اعتماد کا قرض چکانے میں بھی سرخرو ہوں گے جو 3 فروری کے عام انتخابات مین ہماری جماعت کو پارلیمانی تاریخ کے سب سے زیادہ بھاری مینڈیٹ کی صورت میں ملا ہے۔

3. جیساکہ میں نے عرض کیا ہے پاکستان مسلم لیگ نے جب چار ماہ قبل عنان حکومت سنبھالی تو اسے سنگین اور پیچیدہ مسائل کا ایک انبار ورثے میں ملا۔ سابق حکمران طبقہ کی بدعنوانیوں' اسراف اور فضول خرچیوں نے ملک کو سنگین اقتصادی بحران سے دوچار کر دیا تھا۔ قوم نے سابق حکومت کی کرپشن اور بے قاعدگیوں کی بناء پر اسے مسترد کر دیا اور پاکستان مسلم لیگ کو بھاری اکثریت کے ساتھ عوام کی خدمت کا موقعہ دیا۔ ہم اقتدار کو باعث افتخار نہیں سمجھتے بلکہ خدمت خلق کا ذریعہ گردانتے ہیں۔ ہمیں عوام پر کی گئی زیادتیوں کا پورا احساس ہے۔ عوام نے ہماری جماعت پر بے مثال اعتماد کا اظہار کر کے ہمارے کندھوں پر جو ذمہ داری ڈالی ہے ہم اس کے تقاضوں سے بھی پوری طرح آگاہ ہیں۔ ہماری سیاست عوام کی سچی اور عملی خدمت کی سیاست ہے۔ ہم عوام سے کیا گیا اپنا ہر عہد نبھائیں گے۔ عوام ہمارے قول و فعل میں کبھی تفاوت نہیں پائیں گے۔ ہم سابقہ حکومتوں کی طرح مسائل کو زیر التواء رکھنے یا بلند بانگ اور خوشنما نعروں سے لوگوں کو خوش رکھنے کی بجائے ان کے مسائل عملی طور پر حل کر رہے ہیں۔

جناب والا!

4. پنجاب میں زرعی ٹیکس کا نفاذ ایک تاریخی فیصلہ ہے جو زراعت کی ہمہ جہت ترقی میں ایک سنگ میل ثابت ہو گا۔ یہ قدم صرف وہی حکومت اٹھا سکتی ہے جس کی سوچ ہر مصلحت سے ماورا ہو جو قربانی کے معانی اور مفہوم کو اچھی طرح سمجھتی ہو اور جو ذاتی مفاد کو وسیع تر قومی تقاضوں کے تابع کرنے کی ہمت اور جرات رکھتی ہو۔ گزشتہ

پچاس برسوں میں بہت کچھ کہا گیا۔ لیکن یہ سعادت اس حکومت کے حصے میں آئی تھی۔ اسمبلی کی بھاری تعداد ایسے ممبران پر مشتمل ہے جو زرعی شعبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے جس فراخ دلی سے یہ قانون منظور کیا ہے اس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ اس تاریخی فیصلہ پر وزیراعلی پنجاب جناب محمد شہباز شریف خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی بے پناہ قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تمام ممبران اسمبلی کو اس بل کی افادیت کا قائل کیا اور اس طرح ان غریب کاشتکاروں اور محنت کشوں کے دل جیت لئے جن کی فلاح و بہبود کے لئے یہ رقم خرچ کی جائے گی۔

5. بجٹ میں بیان کردہ حکومت کی ترقیاتی ترجیحات سے یہ بات عیاں ہے کہ ہمارے نزدیک معاشی ترقی اعدادوشمار کی شعبدہ بازی نہیں ہے۔ ہم اسلامی مساوات اور سماجی انصاف کے مسلمہ اصولوں کے مطابق ایسی ترقی کے خواہاں ہیں جہاں غربت کے سمندروں میں محض خوش حالی کے جزیرے نہ ہوں بلکہ تمام قوم ترقی کے ثمرات سے بہرہ ور ہو اور اس کے معاشی حالات میں بتدریج نظر آنے اور محسوس کی جانے والی مثبت تبدیلیاں رونما ہوں۔ اس مقصد کے لئے ہم نے وسائل کا رخ سماجی شعبوں کی ہمہ گیر ترقی کی طرف موڑ دیا ہے۔ تاکہ عام لوگوں کو تعلیم اور علاج معالجہ کی معقول اور معیاری سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی سماجی فلاح و بہبود میں بھی اضافہ ہو۔

ضمنی بجٹ اور نظرثانی شدہ بجٹ برائے سال 97-1996ء

جناب سپیکر!

6. پاکستان مسلم لیگ کی حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی عوام کی فلاح و بہبود کے لئے زیادہ سے زیادہ وسائل مہیا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کی خاطر حکومتی اخراجات میں کفایت شعاری اور بچت کی راہ اختیار کرنے کے علاوہ مالیاتی نظم و ضبط پر سختی سے عملدرآمد کیا گیا۔ جس کے بڑے خوش آئند اور مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ موجودہ حکومت کا یہ پختہ عزم ہے کہ خود انحصاری کی راہ اپناتے ہوئے قرضوں پر کم سے کم انحصار کیا جائے۔ حکومت پنجاب

نے سال رواں میں سٹیٹ بنک آف پاکستان سے کوئی اوورڈرافٹ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ ماضی میں لئے گئے دو کروڑ 73 لاکھ روپے مالیت کے ایک قرض کو جو اس سال واجب الادا تھا' کی نقد ادائیگی کر دی ہے۔ خود انحصاری کی جو راہ حکومت نے اختیار کی ہے' اس سے عوامی فلاح و بہبود اور صوبہ کی تیز رفتار ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ وسائل مہیا ہو سکیں گے۔

7. سال رواں کے دوران وفاقی حکومت کے بعض فلاحی اقدامات کی وجہ سے حکومت پنجاب کو اضافی مالی بوجھ برداشت کرنا پڑا ہے۔ گریڈ ایک سے سولہ تک کے سرکاری ملازمین کی مالی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے قدم کے طور پر وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کی ہدایت کے مطابق 300 روپے ماہانہ عبوری امداد دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی پنشن میں بھی اضافہ کیا گیا۔ اس سے حکومت پنجاب کو رواں مالی سال میں تقریباً 75 کروڑ روپے کے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑے۔ نئے زرعی پیکج کے تحت گندم کی قیمت خریدوفروخت میں بھی اضافہ کیا گیا۔ جس کی وجہ سے گندم کی سب سڈی پر 15 کروڑ 83 لاکھ روپے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑے۔ پچھلے تین برسوں سے وفاقی حکومت واپڈا کے واجبات کی صوبے کے وفاقی محصولات سے کٹوتی کر رہی ہے۔ سال رواں کے دوران اس مد میں 5 ارب 33 کروڑ 18 لاکھ روپے کی کٹوتی کی گئی۔ تاہم یہ امر باعث اطمینان ہے کہ ان تمام اضافی اخراجات کو مجموعی طور پر منظور شدہ جاری بجٹ سے پورا کیا گیا۔ اس طرح سے نظرثانی شدہ بجٹ میں اخراجات کا تخمینہ 75 ارب 50 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ جو جاری بجٹ کے 77 ارب روپے کے تخمینہ جات کے مقابلے میں ایک ارب 50 کروڑ روپے کم ہے۔ غیر ترقیاتی اخراجات میں یہ بچت ترقیاتی کاموں پر خرچ ہو گی۔ یہ خطیر بچت ہر قسم کے حکومتی اخراجات پر سخت کنٹرول' صوبائی وسائل کے موثر استعمال اور صوبائی حکومت کے بہترین مالیاتی نظم و نسق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ کام صرف وہ حکومت کر سکتی ہے جو دور آشنا ہو اور جسے قومی دولت کے ضیاع کا احساس ہو۔

8. رواں مالی سال کے بجٹ اور نظرثانی شدہ تخمینہ جات کا تقابل کیا جائے تو کل وسائل میں 98 کروڑ 73 لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن انفرادی طور پر دیکھا جائے تو وفاقی حکومت کی طرف سے قابل تقسیم اور دیگر محاصل

میں 0.85 فیصد کے حساب سے 60 کروڑ 26 لاکھ روپے کی کمی ہوئی ہے۔ اس کے مقابلے میں صوبائی آمدنی میں 12.42 فیصد کے حساب سے 158 کروڑ 21 لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ صوبائی آمدنی میں اضافے کی وجہ زرعی ٹیکس ہے۔ زرعی ٹیکس کی مد میں رواں مالی سال کے اختتام تک ایک ارب 25 کروڑ روپے آمدن کی توقع ہے۔ صوبائی محاصل کی دیگر مدات میں تخمینہ جات کے مطابق آمدنی ہوگی۔ اس سلسلے میں بورڈ آف ریونیو اور محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن کی مشاورت سے محصولاتی اہداف پورے کرنے کے لئے موثر لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

9. سابق حکمران طبقہ کے شاہانہ اخراجات اور فضول خرچیوں سے صوبائی وسائل پر بے پناہ بوجھ پڑا۔ اس کے برعکس مسلم لیگ کی حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی انقلابی رفتار سے ہر شعبہ زندگی میں دور رس اصلاحی اقدامات کئے اور بالخصوص سادگی' کفایت شعاری' بچت اور خود انحصاری کے کلچر کو فروغ دیا۔ جس کا اندازہ اس امر سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ رواں مالی سال کے آغاز میں ہمیں 5ارب 65 کروڑ روپے کی بچت متوقع تھی۔ تاہم اضافی و ناگزیر اخراجات کے بوجھ اور وفاقی محاصل میں کمی کے باوجود نظرثانی شدہ بجٹ میں قطعی محاصل سرمایہ کا خسارہ نکال کر کل بچت 7 ارب 31 کروڑ روپے ہوگی۔ جو حکومت کی اس پالیسی کی آئینہ دار ہے کہ جاری اخراجات میں کمی کر کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے وافر وسائل مہیا کئے جائیں۔

10. رواں مالی سال کے ضمنی بجٹ کا مجموعی حجم 4 ارب 98 کروڑ 27 لاکھ روپے ہے۔ ایسے اخراجات جن کی منظوری نہایت ضروری اور ناگزیر وجوہ کی بنیاد پر کی گئی اس میں ایک ارب 97 کروڑ 98 لاکھ روپے کے Charged اخراجات بھی شامل ہیں۔ ماضی میں امن عامہ کی خراب صورت حال کے سدباب کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ چنانچہ دیگر سنگین مسائل کی طرح لاقانونیت اور بدامنی کا مسئلہ بھی ہمیں ورثے میں ملا ہے۔ ہم نے اقتدار سنبھالتے ہی صوبے میں دہشت گردوں' ڈاکوؤں' بدمعاشوں اور ان کے سرپرستوں کی سرکوبی کے لئے موثر اقدامات کئے ہیں۔ رواں مالی سال میں پولیس فورس کو متحرک و مستعد بنانے کے لئے ٹرانسپورٹ اور جدید اسلحہ کی خرید کے لئے 54 کروڑ 86 لاکھ روپے کی خصوصی گرانٹ فراہم کی گئی ہے۔ جس میں سے 423 پک اپ' 541 موٹر سائیکلیں اور

25 ہینو ٹرک خریدے گئے۔ اس کے علاوہ محدود مالی وسائل کے باوجود' پولیس کی نفری میں 3000 جوانوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے تقریباً 1 کروڑ 62 لاکھ روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ موجودہ حکومت کے ان عملی اقدامات سے صوبہ میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر قابو پانے میں مدد ملی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت نے صوبے میں فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے موثر حکمت عملی اختیار کی جس کے نتیجہ میں گزشتہ محرم الحرام خیروعافیت اور مکمل امن و امان سے گزرا ہے اور صوبہ بھر میں کہیں بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔

11. دوسرے اہم محکمہ جات جن میں ضمنی اخراجات کئے گئے ان میں بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ افراد کی بحالی اور امداد کے لئے 8 کروڑ 98 لاکھ روپے' گندم کی سرکاری قیمت خریدوفروخت میں اضافہ کی وجہ سے ایک ارب 91 کروڑ 97 لاکھ روپے' ادویات کی سرکاری خرید پر 9 کروڑ 93 لاکھ روپے' کمرشل بنکوں کو گندم کی خرید پر حاصل کردہ قرضہ کی واپسی کے لئے ایک ارب 63 کروڑ 42 لاکھ روپے اور وفاقی حکومت کو ترقیاتی قرضہ کی واپسی کے لئے 14 کروڑ 67 لاکھ روپے کے اخراجات شامل ہیں۔

بجٹ 98-1997ء

جناب سپیکر!

12. اب میں آئندہ مالی سال کے بجٹ کا ایک اجمالی خاکہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مجوزہ بجٹ کی حکمت عملی تین بنیادی اصولوں پر وضع کی گئی ہے۔ یہ رہنما اصول صوبائی وسائل میں اضافہ' غیر ترقیاتی اخراجات میں بچت اور ترقیاتی منصوبوں کے لئے خطیر وسائل کی فراہمی پر محیط ہیں۔ وفاق سے ملنے والے قابل تقسیم محاصل میں غیر متوقع کمی کے باعث صوبائی وسائل میں اضافہ کرنا ناگزیر ہے۔ وسائل میں اضافے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ غیر ترقیاتی اخراجات میں غیر معمولی کمی کر کے متوازن بجٹ پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ صوبہ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے زیادہ سے زیادہ وسائل مہیا کئے جا سکیں۔

13. اگلے مالی سال میں وسائل کا تخمینہ 82 ارب 19 کروڑ روپے لگایا گیا ہے جو کہ موجودہ مالی سال کے ابتدائی تخمینہ جات کے مقابلے میں 2.2 فیصد کی شرح سے ایک ارب 86 کروڑ روپے کم ہے۔ اس کمی کی وجہ پنجاب کو ملنے والے وفاقی محصولات میں کمی ہے۔ وفاقی حکومت کے ابتدائی تخمینہ جات کے مطابق پنجاب کو وفاقی محصولات سے کل 66 ارب 19 کروڑ روپے مہیا ہوں گے۔ اس طرح سال 97-1996ء کے اصل تخمینہ جات کے مقابلے میں 7.15 فیصد کے حساب سے 5 ارب 10 کروڑ روپے کم دستیاب ہوں گے۔ وفاقی محصولات میں کمی سابقہ حکومت کی کوتاہیوں' کرپشن' نااہلی اور معاشی ترجیحات کے غلط تعین کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس کے برعکس آئندہ مالی سال کے لئے صوبائی محاصل اور دیگر محاصل کا تخمینہ 15 ارب 98 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ موجودہ مالی سال کے ابتدائی تخمینہ جات 12 ارب 73 کروڑ روپے بنتے ہیں۔ ان میں زرعی ٹیکس کے ایک ارب 25 کروڑ روپے شامل کر کے' صوبائی آمدنی کے وسائل کے تخمینہ جات 13 ارب 98 کروڑ روپے بنتے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے صوبائی تخمینہ جات سے موازنہ کیا جائے تو یہ اضافہ 14.3 فیصد بنتا ہے۔ لہٰذا صوبائی حکومت اگلے مالی سال میں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 1997ء کے مقرر کردہ 13.5 فیصد سالانہ اضافہ کے ہدف سے بھی زیادہ اپنے وسائل بڑھائے گی۔ اگلے مالی سال زرعی ٹیکس کی مد میں آمدنی کا تخمینہ ایک ارب 52 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔

14. موجودہ صورت حال کے پیش نظر آئندہ سال کے لئے آمدنی کے تخمینہ جات میں وفاقی محاصل اور صوبائی محاصل کا تناسب 80.6 فیصد اور 19.4 فیصد بنتا ہے۔ جبکہ موجودہ مالی سال کے ابتدائی تخمینہ جات میں یہ تناسب 84.8 فیصد اور 15.2 فیصد تھا۔ اس لحاظ سے صوبے کے کل محاصلات اور دیگر ذرائع میں صوبہ کے اپنے محاصلات اور دیگر ذرائع آمدنی کا حصہ بڑھ گیا ہے۔ یہ حقیقت اس امر کی شاہد ہے کہ صوبے کی تاریخ میں پہلی بار خود انحصاری کی منزل کو حاصل کرنے کے لئے ٹھوس اور عملی اقدامات کئے گئے ہیں۔

15. آئندہ مالی سال کے جاری بجٹ کا مجموعی حجم 80 ارب 66 کروڑ روپے تجویز کیا گیا ہے۔ جو موجودہ مالی سال کے تخمینہ جات کے مقابلے میں 4.75 فیصد کے حساب سے 3 ارب 66 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ جبکہ حکومت پنجاب کے پچھلے پانچ سالوں کے جاری اخراجات میں اضافہ کی اوسط سالانہ شرح 14.6 فیصد رہی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ کی

حکومت نے اس بات کا عزم کر رکھا ہے کہ غیر ضروری اخراجات میں نمایاں کمی کی جائے گی۔ حکومت کے کسی بھی شعبے میں اسراف کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا اور ایسے اقدامات کئے جائیں گے جن کی بچت شدہ رقم عوامی فلاح و بہبود پر خرچ ہو۔ اس سلسلے میں ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ ارکان حکومت اور افسروں کے سرکاری خرچ پر بیرون ملک علاج کرانے کی مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اسی طرح سرکاری خرچ پر دورے بھی نہیں کئے جا سکیں گے۔ قوانین و ضوابط سے ہٹ کر سرکاری گاڑیاں استعمال نہیں کی جا سکیں گی۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سرکاری استعمال کے لئے Imported گاڑیوں کی خرید مکمل طور پر بند کر دی جائے۔

جناب والا!

16. آئندہ مالی سال کے جاری بجٹ کی بنیادی ترجیح یہ ہے کہ غیر ترقیاتی اخراجات کم کر کے قومی ترقی اور خوشحالی میں کلیدی حیثیت رکھنے والے شعبوں کے لئے زیادہ وسائل مہیا کئے جائیں۔ جاری اخراجات کی ترجیحات کا تعین اس طرح کیا گیا ہے کہ اس کے مطابق سماجی شعبہ جات مثلاً تعلیم، صحت اور معاشرتی بہبود کے لئے خطیر رقم مہیا کی جا سکے۔ آئندہ مالی سال میں سماجی شعبوں پر کل جاری اخراجات کا 42.45 فیصد حصہ خرچ کیا جائے گا۔ جو کہ پچھلے تین سال کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں بیرونی امداد دینے والے اداروں کے ساتھ معاہدے کے مطابق SAP سیکٹرز میں 18 فیصد کے حساب سے اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس جن شعبہ جات کا حصہ کل اخراجات میں کم ہوا ہے ان میں جنرل ایڈمنسٹریشن اور سرکاری قرضہ جات پر سود کی ادائیگی، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عوام الناس کو زندگی کی بنیادی سہولتیں مہیا کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

17. تعلیم کی اہمیت مسلمہ ہے۔ قوموں کے عروج و زوال میں اس کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ مادی ترقی کے علاوہ روحانیت کے در بھی اسی جوہر سے کھلتے ہیں۔ احادیث اور قرآن پاک میں اس کے متعلق بڑے واضح احکامات ہیں۔ تعلیم خود شناسی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ خود شناسی سے خدا شناسی آتی ہے۔ اور جو شخص اپنے رب کو پا لیتا ہے اسے تمام ارضی خداؤں سے نجات مل جاتی ہے۔ تعلیم کے شعبہ میں جاری بجٹ میں کل 27 ارب 7 کروڑ 53 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس میں SAP کے تحت 18 ارب 25 کروڑ 4 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں

گے۔ اس سلسلے میں دیہی علاقوں میں ایلیمنٹری تعلیم کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لئے Instructional Material اور پرائمری سکولوں کی تعمیرو مرمت کے لئے بالترتیب 16 کروڑ 80 لاکھ روپے اور 14 کروڑ 40 لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ گزشتہ مالی سال کے آخر میں حکومتی و غیر حکومتی وسائل کے اشتراک سے فروغ تعلیم کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے صوبے کے چند اضلاع میں محض تجرباتی بنیادوں پر سکول اور گاؤں کی سطح پر 5 ہزار سکول مینجمنٹ کمیٹیوں کا پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا۔ موجودہ حکومت نے اس سکیم کا دائرہ کار پورے صوبہ تک بڑھا کر 50 ہزار سکول مینجمنٹ کمیٹیاں تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کمیٹیاں ناخواندگی کے خاتمے اور معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے حوالے سے حکومتی سطح پر کی جانے والی کاوشوں میں مقامی آبادی کی سرگرم شرکت کو یقینی بنائیں گی۔ ان کمیٹیوں کے فنڈز کو تعلیمی سازوسامان کی خرید اور سکولوں کی عمارات کی مرمت و دیکھ بھال کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اس طرح اختیارات کی مرکزیت ختم ہونے سے محکمانہ سرخ فیتے سے نجات مل جائے گی۔ ان کمیٹیوں کے توسط سے پورے صوبے میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت ٹاٹ سسٹم ختم کر کے اعلیٰ معیاری فرنیچر مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس طرح طلباء کی نہ صرف عزت نفس بحال ہو گی بلکہ وہ زیادہ یکسوئی اور خود اعتمادی سے پڑھ سکیں گے۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی ہدایت کے مطابق پروفیشنل تعلیمی اداروں میں سیلف فنانسنگ سکیم کو غریب طلباء کے وسیع تر مفاد میں ختم کر دیا گیا ہے۔ محض دولت کے بل بوتے پر کسی کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ میرٹ کو پامال کرتا ہوا دوسروں کا حق چھین لے۔

18. عوام کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے صحت کے شعبے کو خصوصی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اگلے مالی سال میں اس شعبہ پر کل 6 ارب 42 کروڑ 96 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ سوشل ایکشن پروگرام کے تحت بنیادی و دیہی مراکز صحت اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں کل 3 ارب 7 کروڑ 93 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ دیہی علاقوں میں علاج معالجے کی خاطر ادویات کی مد میں 27 کروڑ 37 لاکھ روپے دستیاب ہوں گے۔ جاری بجٹ کے Non-SAP پروگرام کے تحت تدریسی اور ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں شہری لوگوں کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے کل 3 ارب 35 کروڑ 3 لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ اس میں ڈاکٹروں' تدریسی عملہ' پیرا میڈیکل سٹاف کی تنخواہوں کے علاوہ

ادویات پر 38 کروڑ 20 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

19. صحت عامہ کے شعبے میں دیہی فراہمی و نکاسی آب کے منصوبہ جات کی نگہداشت کی بھی ضرورت ہے تاکہ عوام کو یہ سہولت بغیر کسی رکاوٹ کے دستیاب ہو سکے۔ اگلے سال فراہمی و نکاسی آب کے منصوبہ جات کی مرمت و دیکھ بھال کے لئے 48 کروڑ 6 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ سرکاری اثاثہ جات کو شکست و ریخت سے بچانے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے محکمہ شاہرات کے لئے ایک ارب 19 کروڑ روپے' سرکاری عمارات کے لئے 97 کروڑ 19 لاکھ روپے' انہار کے لئے 38 کروڑ روپے' سکارپ اور دیگر ٹیوب ویلوں کے لئے 20 کروڑ 30 لاکھ روپے' فلڈ بندوں اور پشتوں کی حفاظت کے لئے 9 کروڑ 72 لاکھ روپے' دیہی مراکز صحت کے لئے 14 کروڑ 40 لاکھ روپے' سکولوں اور کالجوں کی مرمت کے لئے 16 کروڑ 60 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

جناب سپیکر!

20. عوام کی بھرپور حمایت سے تشکیل پانے والی موجودہ منتخب حکومت کی بلاشک و شبہ یہ اولین ترجیح ہے کہ عام لوگوں کے جان و مال' عزت و آبرو کے تحفظ اور اقتصادی ترقی کے لئے امن و امان کی صورت حال کو بہتر سے بہتر بنایا جائے تاکہ فرد' معاشرہ اور ملکی و غیر ملکی سرمایہ کار کامل احساس تحفظ کے ساتھ پیداواری عمل میں شریک ہو کر ملکی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ حکومت قانون و انصاف کی حکمرانی اور معاشرتی امن و استحکام کی خاطر انتہائی موثر اور ہمہ جہتی اقدامات بروئے کار لا رہی ہے۔ پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو فعال و متحرک بنانے کے لئے ٹرانسپورٹ اور مواصلات کی جدید سہولتوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 14 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں پولیس کے مواصلاتی نظام کو بہتر بنانے کے لئے وائرلیس سسٹم کے لئے 10 کروڑ روپے شامل ہیں۔ پولیس کے جوانوں کو جدید خطوط پر ٹریننگ دینے کے لئے افواج پاکستان سے کمانڈو ٹریننگ کے ماہرین کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں بیدیاں روڈ لاہور پر ایک ایلیٹ ٹریننگ سکول (Elite Training School) قائم کیا جا رہا ہے۔ جہاں پولیس کے جوانوں کو فوج کے کمانڈوز کی طرز پر جدید ٹریننگ دی جائے گی' جس کی تعمیر وغیرہ پر تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے خرچ آئے گا۔ ان اقدامات سے فرقہ وارانہ تشدد اور

منظم دہشت گردی کی حالیہ لہر اور سنگین جرائم کی وارداتوں پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ نظام عدل ہر مہذب معاشرے کا اہم ستون ہے۔ اعلی عدالتوں پر اگلے سال اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ 58 کروڑ 71 لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔

21. سابقہ حکومتوں نے غریب عوام کی فلاح و بہبود اور مالی امداد کے لئے کوئی عملی اقدامات نہیں کیے۔ موجودہ حکومت نے لوگوں کی بنیادی ضروریات اور مالی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے فلاحی اقدام کے طور پر Food Stamp سکیم شروع کی ہے۔ اس سکیم کے تحت ضرورت مند خاندان Utility Stores پر رعایتی قیمت پر آٹا خریدیں گے۔ مستحقین آٹے کا 20 کلو تھیلا 100 روپے میں حاصل کر سکیں گے۔ جبکہ مارکیٹ میں اس کی موجودہ قیمت 157 روپے ہے۔ یہ سکیم ابتدائی طور پر ملتان، گوجرانوالہ اور جھنگ کے اضلاع میں شروع کی جا رہی ہے۔ جس سے تقریباً ایک لاکھ خاندان فائدہ اٹھائیں گے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ اس سہولت کے تحت کسی قسم کا غلط استعمال اور بدعنوانی نہ ہو۔ پنجاب بیت المال اس سلسلے میں حق دار لوگوں کے کوائف کی چھان بین کرتا رہے گا۔ صوبے کے تمام ڈپٹی کمشنر دفاتر میں باقاعدہ سیل بنا دیئے گئے ہیں جو اس سکیم کو کامیابی سے چلانے کی نگرانی کریں گے۔ کامیابی کی صورت میں اس سکیم کا دائرہ کار صوبے کے تمام شہروں تک بڑھا دیا جائے گا۔

22. موجودہ حکومت نے ایک نیا پراجیکٹ شروع کرنے کا پروگرام بنایا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو عام تعلیم کی بجائے ہنرمندانہ تعلیم کی طرف مائل کیا جائے۔ اس پراجیکٹ کا ایک مقصد یہ ہے کہ سکولوں اور کالجوں سے پڑھے لکھے باصلاحیت نوجوانوں کو ایسی فنی تعلیم دی جائے جس سے وہ باعزت روزگار حاصل کر سکیں۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ دیہات میں رہنے والے لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں۔ یہ پراجیکٹ صوبے کے تمام اضلاع میں شروع کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے پر 3 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس سکیم کے تحت 27 مختلف ٹیکنیکل ٹریڈز میں تربیت حاصل کرنے کی سہولت ہو گی اور سالانہ 20 ہزار افراد فنی تعلیم حاصل کر کے پرائیویٹ انڈسٹری میں روزگار حاصل کر سکیں گے۔ فنی تعلیم اور باعزت روزگار کے حصول سے باصلاحیت نوجوانوں کا وقار بڑھے گا اور عزت نفس بحال ہو گی۔ ہرچند کہ عام تعلیم کی اہمیت مسلمہ ہے لیکن بدلتے ہوئے قومی اور بین الاقوامی

حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ فنی تعلیم کو فروغ دیا جائے۔ ہم جس دور میں سانس لے رہے ہیں یہ ٹیکنالوجی کا دور ہے اور اس کے حصول کے بغیر خوشحالی نہیں آسکتی صرف ترقی معکوس ہو سکتی ہے۔

23. موجودہ حکومت نے اخراجات میں کمی کے عمل کو موثر بنانے کے لئے اہم اقدامات کئے ہیں جس میں سرفہرست پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ہے یہ ادارہ سالہا سال سے صوبائی وسائل پر ناروا بوجھ بلکہ ایک ناسور بن چکا تھا۔ اسے اب گولڈن ہینڈ شیک کے ذریعے ختم کیا جا رہا ہے۔ اس سے صوبائی حکومت کو 40 کروڑ روپے سالانہ خسارہ سے نجات ملے گی۔ حکومت دوسرے اقدامات بھی کر رہی ہے جن کے مطابق غیر سودمند سرکاری شعبہ جات میں کمی کی جائے گی۔ حکومت کے زیر انتظام صنعتی اداروں کو نجی شعبہ میں دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں بے مصرف اور ناجائز استعمال ہونے والی سرکاری زمینوں اور املاک کو فروخت کر کے اضافی وسائل حاصل ہوں گے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 98-1997ء

جناب سپیکر!

24. اگلے مالی سال کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مجموعی حجم 15 ارب روپے رکھا گیا ہے۔ جو سال رواں کے Revised Size 10 ارب 40 کروڑ روپے کے مقابلے میں 44.23 فیصد زیادہ ہے۔ آئندہ سال کے لئے صوبے کے ترقیاتی بجٹ میں یہ غیر معمولی اضافہ پنجاب کی تعمیر و ترقی کے لئے موجودہ حکومت کی کاوشوں کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے ملک کی ترقی کے لئے جو عوام سے وعدہ کیا ہے اس کی تکمیل کی سمت یہ مثبت اور عملی قدم ہے۔

25. اب میں اس معزز ایوان کی خدمت میں ترقیاتی بجٹ کی تشکیل کے پس پردہ کارفرما حکمت عملی کا مختصر جائزہ پیش کرتا ہوں۔

(الف) گزشتہ کئی سالوں سے صوبہ کے کم یاب وسائل کو کثیرالتعداد جاری شدہ و نئی سکیموں پر عملدرآمد کے

لئے اس طرح پھیلایا گیا ہے کہ ان کی تکمیل کی شرح کم رہی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ نامکمل سکیمیں اگلے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہو کر صوبہ کے وسائل پر بوجھ بنتی گئیں۔ موجودہ حکومت نے وزیراعلیٰ کی ہدایت کے مطابق تمام جاری شدہ منصوبوں کو دو سال میں مکمل کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ لاگت اور وقت میں بچت کے ساتھ ساتھ ترقی کے ثمرات عوام تک بروقت پہنچ سکیں۔ اس مقصد کے لئے دستیاب وسائل کا 77 فیصد جاری شدہ سکیموں کے لئے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جبکہ نئی سکیموں کے لئے صرف 23 فیصد رقم رکھی جا رہی ہے۔ اس حکمت عملی سے سال 98-1997ء میں کل 4003 منصوبہ جات میں سے 2272 مکمل ہوں گے۔ اور بقیہ انشاء اللہ 99-1998ء میں مکمل کر لئے جائیں گے۔

(ب) پنجاب کی دوتہائی آبادی کا تعلق دیہات سے ہے جن کا ذریعہ معاش زراعت اور اس سے منسلک ذیلی شعبہ جات سے ہے۔ دیہات سے غربت اور پسماندگی دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زراعت کی ترقی کے لئے خاطرخواہ وسائل مہیا کئے جائیں۔ جناب وزیراعلیٰ پنجاب نے اس معزز ایوان میں دو روز پہلے اپنے اس عہد کا اعادہ کیا تھا کہ زرعی ٹیکس سے متوقع ایک ارب 50 کروڑ روپے کی آمدن کو زرعی ترقی کے لئے ہی مختص کیا جائے گا۔ اسی لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں زراعت اور اس سے براہ راست منسلک شعبہ جات مثلاً آبپاشی اور کھیت سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر کے لئے 2 ارب 12 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ زرعی ٹیکس کی متوقع آمدن سے 62 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ اگر اس کے علاوہ دوسرے ذیلی شعبوں مثلاً افزائش حیوانات، شجرکاری، جنگلی حیات، ماہی پروری، خوراک اور امداد باہمی کے لئے مختص رقم کو شامل کر لیا جائے تو یہ رقم 2 ارب 31 کروڑ روپے ہو جائے گی۔ زرعی شعبہ کو متحرک اور فعال بنانے کے لئے زرعی تحقیق ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اسی لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ سال 98-1997 میں 9 کروڑ 58 لاکھ روپے کی خطیر رقم صرف زرعی تحقیق کے لئے مختص کی گئی ہے۔ جو کہ رواں مالی سال کی 6 کروڑ 47 لاکھ روپے کی رقم سے 47.9 فیصد زیادہ ہے۔ اس رقم میں سے 6 کروڑ 35 لاکھ روپے جاری شدہ منصوبوں کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اس میں مٹی اور پانی کی تجزیاتی

لیبارٹریاں' پھلدار اجناس'گندم' چاول اور کپاس کی زرعی تحقیق پر 3 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہ تحقیق کسانوں کے تعاون اور شراکت سے خودمختار ادارے انجام دیں گے تاکہ اس کے ثمرات ان تک بروقت پہنچ سکیں۔

(ج) مقامی اور دیہی ترقی کے مسائل کو مقامی سطح پر حل کرنے کے لئے وزیراعظم پاکستان کی ہدایت کے مطابق ضلعی سطح پر ترقیاتی کمیٹیاں تشکیل دی جا رہی ہیں جو مقامی سطح پر عوامی نمائندوں کے تعاون و مشاورت سے نہ صرف ترقیاتی منصوبوں کی نشاندہی کریں گی بلکہ مالی' اقتصادی اور فنی بنیادوں پر ان کے قابل عمل ہونے کا جائزہ لیں گی اور ضلع میں واقع ترقیاتی منصوبوں کے عملدرآمد کا جائزہ بھی ان کی ذمہ داری میں شامل ہو گا۔ یہ مقامی منصوبے عوامی نمائندوں کی امنگوں کے آئینہ دار ہوں گے۔ ایسے منصوبوں کو رقوم کی فراہمی کے لئے ابتدائی طور پر 60 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ 1990ء اور 1993ء کے دوران کے سالانہ ترقیاتی پروگراموں میں شامل کئے جانے والے عوامی نمائندوں کے بیشتر منصوبوں کو حکومت کی تبدیلی کی بناء پر سیاسی وجوہ پہ خارج کر دیا گیا تھا۔ اسی لئے صوبہ کے قیمتی وسائل کو مزید ضیاع سے بچانے کے لئے 21 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اسی طرح کے سارے خارج شدہ اور Unfunded منصوبوں کا ازسرنو جائزہ لیا جائے گا اور ترجیحات منظور کی جائیں گی جو منصوبے عوام کے وسیع تر مفاد یا تکمیل کے مراحل میں ہوں گے انہیں اس مختص رقم سے وسائل مہیا کئے جائیں گے۔

(د) وسائل کی کمی کے پیش نظر مالی سال 98-1997ء کے ترقیاتی پروگرام میں صرف ان قابل ذکر منصوبہ جات کو شامل کیا گیا جس کے لئے عالمی بنک' ایشیائی ترقیاتی بنک یا دوسرے بیرونی اداروں سے امداد حاصل کی گئی ہے۔ اگلے سال شروع ہونے والے دو نئے قابل ذکر منصوبوں میں سے ایک اہم منصوبہ بہاولپور دیہی ترقیاتی منصوبہ ہے۔ یہ منصوبہ بہاولپور ڈویژن کے تمام دیہی علاقوں کی ترقی پر محیط ہو گا۔ جس کی کل لاگت 2 ارب 26 کروڑ روپے ہے۔ جس میں ایک ارب 75 کروڑ روپے کی بیرونی امداد شامل ہے۔ ڈیرہ غازی خان

ڈویژن کے لئے اس طرح کے ایک اور منصوبہ کو مالی سال کے دوران حتمی شکل دی جائے گی اور مارچ 1998ء سے کام شروع کیا جائے گا۔ سائنسی تعلیم کے فروغ کا منصوبہ (دوسرا مرحلہ) بھی اگلے مالی سال سے شروع کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبہ کی لاگت کا تخمینہ 2 ارب 20 کروڑ روپے ہے جس میں تقریباً ایک ارب 65 کروڑ روپے کی بیرونی امداد شامل ہے۔

(ر) سوشل ایکشن پروگرام کے پہلے مرحلے کی کامیابیوں کو آگے بڑھانے کے لئے حکومت پاکستان اور امدادی اداروں کے درمیان SAP-II پر گفت و شنید میں پیش رفت ہوئی ہے۔ اور یہ طے ہوا ہے کہ SAP-II 1996ء تا 2000ء پر مشتمل چار سالوں کے لئے تشکیل دیا جائے۔ متعلقہ محکموں نے SAP کے دوسرے مرحلہ کی تشکیل کے سلسلہ میں خاصا تفصیلی کام کیا ہے۔ طبعی اہداف مقرر کرنے اور مطلوبہ مالی وسائل تخصیص کرنے کا کام ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بہت سی اصلاحات اور موزوں حکمت عملی بھی وضع کی گئی ہے۔ ترقیاتی پروگرام میں SAP-I کی تکمیل کے ساتھ ساتھ SAP-II کے اہداف پر بھی عملدرآمد شروع کیا جائے گا۔

(س) شراکتی پروگرام (Participatory Development) کو وسائل کی فراہمی اور اس پر عملدرآمد کا آغاز وفاقی سطح پر ہوا ہے۔ اب یہ تجویز ہے کہ شراکتی پروگرام کو صوبائی سطح پر تشکیل دیا جائے اور مالی وسائل فراہم کئے جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے صوبائی سطح پر ایک معاون تنظیم قائم کی جائے گی جس کے علاقائی دفاتر ہوں گے۔ علاقائی معاون تنظیمیں لوگوں کو سماجی تنظیموں کی تشکیل میں راہنمائی فراہم کریں گی۔ لوگوں کی ضروریات کا اندازہ کرنے کے لئے ایک سروے کیا جائے گا۔ ان معاون تنظیموں کو مالی وسائل کی فراہمی ترقیاتی بجٹ سے ہو گی۔ عالمی امدادی اداروں سے اس سلسلہ میں قومی سطح پر ایک ارب 20 کروڑ روپے SAP-II کے تحت ملنے کی توقع ہے۔ جس میں سے پوری کوشش کی جائے گی کہ پنجاب زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے۔

(ش) حکومت پاکستان نے 10 کروڑ امریکی ڈالر جو کہ 4 ارب روپے بنتے ہیں پر مشتمل غربت کے خاتمہ کا فنڈ

(Poverty Alleviation Fund) قائم کیا ہے جو کہ بڑھ کر 20 کروڑ ڈالر بھی ہو سکتا ہے۔ اس فنڈ کا استعمال صوبوں کے ذریعہ ہو گا۔ اس سلسلہ میں وفاقی سطح پر ایک غیر سرکاری معاون ادارہ قائم ہو چکا ہے۔ صوبائی سطح پر علاقائی معاون اداروں کے ذریعہ عوام میں سماجی تنظیمیں قائم کرنے کا شعور بیدار کیا جائے گا اور مقامی لوگوں کی شمولیت سے غربت کے خاتمے کی سکیموں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ ان سکیموں کے لئے مالی وسائل غربت کے خاتمہ کے لئے قائم کئے گئے فنڈ سے مہیا کئے جائیں گے۔ اس پروگرام سے صوبے میں ایک نئی جہت کا آغاز ہو گا۔

(ص) ہمارا صوبہ اس وقت جن مسائل سے دوچار ہے ان میں بے روزگاری ایک تشویش ناک معاشی مسئلہ ہے۔ مسلم لیگ کی سابقہ حکومت نے 1990ء میں دیہی صنعت کاری اور سیلف ایمپلائمنٹ سکیم کا آغاز کیا۔ جس کے نتیجہ میں آج تک ایک ارب 75 کروڑ روپے چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے قرض کی شکل میں لوگوں کو دیئے گئے۔ اس سکیم کی وجہ سے 80 ہزار سے زائد لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم ہوئے۔ چھوٹی صنعتوں کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کی موجودہ حکومت نے ان سکیموں کو دوبارہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ملک میں موجود جواں ہمت، تعلیم یافتہ و پیشہ ور اور ہنرمند خواتین و حضرات اپنے قدموں پر کھڑے ہو سکیں اور ملک کی ترقی اور خوشحالی میں فعال کردار ادا کر سکیں۔ اس سکیم کے اجراء سے تقریباً ایک لاکھ افراد روزگار حاصل کر سکیں گے۔

(ض) 98-1997ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سوشل ایکشن پروگرام انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ امداد فراہم کرنے والے اداروں کے ساتھ معاہدے کے مطابق اس پروگرام کے لئے 5 ارب 66 کروڑ 67 لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 37.7 فیصد ہے۔

جناب والا!

26. موجودہ حکومت کی اولین ترجیح تعلیمی شعبے میں سب سے زیادہ وسائل مہیا کرنا ہے۔ شرح خواندگی اور معیار تعلیم کے اعتبار سے ہمارا شمار دنیا کی پسماندہ اقوام میں ہوتا ہے۔ ہماری اکثر آبادی بنیادی تعلیم کی سہولتوں سے محروم

ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران تعلیمی شعبے کی ترویج و ترقی کے لئے 3 ارب 3 کروڑ 58 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں سے 64 کروڑ 8 لاکھ روپے عام پروگرام کے تحت اور 2 ارب 39 کروڑ 50 لاکھ روپے سوشل ایکشن پروگرام کے تحت خرچ ہوں گے۔ 98-1997ء کے دوران 398 نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے جبکہ 495 مسجد سکولوں کو پرائمری سکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں 517 بغیر عمارات پرائمری سکولوں کے لئے عمارات تعمیر کی جائیں گی۔ 404 پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا جائے گا۔ 1609 لڑکیوں کے پرائمری سکولوں کے لئے چاردیواری تعمیر کی جائے گی اور 801 پرائمری سکولوں میں اضافی کمرے تعمیر کئے جائیں گے۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی ہدایت کے مطابق آئندہ دو سالوں میں تمام سکولوں میں ٹاٹ سسٹم ختم کر کے فرنیچر مہیا کرنے کا مرحلہ وار پروگرام بنایا گیا ہے۔ اگلے مالی سال میں 15510 پرائمری سکولوں اور 200 مڈل سکولوں کو فرنیچر مہیا کیا جائے گا۔ حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ دیہات کے طالب علم بھی شہری علاقوں کی طرح پروقار ماحول میں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو سکیں۔

27. تعلیمی شعبے کے لئے 64 کروڑ 8 لاکھ روپے کے معمول کے پروگرام کے تحت 82 ہائی سکولوں کا درجہ بڑھا کر ہائر سیکنڈری کی سطح تک لایا جائے گا۔ جبکہ 26 نئے سیکنڈری سکول کھولے جائیں گے۔ نئے انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کالجوں کا اجراء کیا جائے گا۔ جبکہ 11 موجودہ انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کالجوں کے لئے عمارات مہیا ہوں گی۔ چار موجودہ کمرشل تربیتی اداروں کی عمارات کو مکمل کیا جائے گا۔ مختلف تعلیمی شعبہ جات میں 28296 ہونہار اور ذہین طلباء کو میرٹ سکالرشپ دیئے جائیں گے۔

28. صوبہ کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کو صحت کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب 52 کروڑ ایک لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں سے 72 کروڑ 50 لاکھ روپے سوشل ایکشن پروگرام کے تحت دیہی علاقوں میں صحت کی سہولتوں کے لئے خرچ ہوں گے جبکہ 79 کروڑ 51 لاکھ روپے عام پروگرام کے تحت استعمال کئے جائیں گے۔ اگلے سال کے دوران 4 تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں، 8 دیہی مراکز صحت اور 20 بنیادی مراکز صحت کھولے جائیں گے۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شاہدرہ کے تعمیراتی کام کا آغاز کیا جائے گا۔ مختلف سطحوں پر طبی

عملے کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ راولپنڈی ہسپتال کے شعبہ Urology کو جدید بنانے کے لئے ایک کروڑ 10 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ جبکہ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کے C.C.U کو مکمل کیا جائے گا۔ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایمرجنسی سنٹر کے قیام کے لئے 67 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ 125 بستروں پر مشتمل فیملی ہسپتال جوہر آباد اور 125 بستروں کے ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال خانیوال کے علاوہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے ہسپتالوں کا درجہ بڑھایا جائے گا۔

29. سالانہ ترقیاتی پروگرام 98-1997ء میں 2 ارب 87 کروڑ 92 لاکھ روپے دیہی و شہری آب رسانی اور نکاسی آب کی سکیموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ دیہی علاقوں میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے اور نکاسی آب کی سہولتوں کی فراہمی کے لئے آئندہ مالی سال میں سوشل ایکشن پروگرام کے تحت 2 ارب 52 کروڑ روپے کی خطیر رقم خرچ کی جائے گی۔ جون 1998 کے اختتام تک اس شعبے میں 1238 منصوبے (567 دیہی آب رسانی اور 671 نکاسی آب اسکیمیں) مکمل ہونے کی امید ہے۔ جس سے صوبہ کی ایک کروڑ 98 لاکھ اضافی آبادی آب رسانی و نکاسی آب کی بہتر سہولتوں سے استفادہ کرے گی۔ شہری علاقوں میں فراہمی و نکاسی آب کے منصوبوں کے لئے 35 کروڑ 92 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جس سے 25 فراہمی آب اور 10 نکاسی آب کی سکیمیں مکمل ہوں گی۔

جناب سپیکر!

30. زرعی شعبہ پنجاب کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے جو ملکی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ صنعتوں کو رواں دواں رکھنے کے لئے خام مال بھی مہیا کرتا ہے۔ سابقہ ادوار میں اس شعبے کی ترقی پر خاطر خواہ توجہ نہ دی گئی جس سے وہ جمود کا شکار رہا۔ چنانچہ بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود ہم آج بھی اپنی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں پوری طرح خود کفیل نہ ہیں۔ زرعی شعبہ میں سرفہرست اہمیت کے حامل منصوبہ اصلاح آبپاشی کے تحت آئندہ سال 1505 کھالہ جات کو بہتر بنایا جائے گا۔ علاوہ ازیں 7288 ایکڑ اراضی کو زرعی مقاصد کے لئے ہموار کیا جائے گا' ٹربائن سے چلنے والے 25 ٹیوب ویلوں کو نصب کیا جائے گا' جبکہ 818 نمونے کے زرعی پلاٹ قائم کئے جائیں گے علاوہ ازیں جاپانی گرانٹ کے تحت دس بجلی سے چلنے والی کھدائی کی

مشینیں درآمد کی جائیں گی۔ تربیت یافتہ زرعی افرادی قوت کی فراہمی کے لئے 835 ٹریکٹر آپریٹرز اور 70 مکینکوں کو جدید تربیت دی جائے گی۔

31. صوبہ پنجاب میں پچھلی ایک صدی سے زائد عرصہ سے نہری آبپاشی کا نظام رائج ہے۔ آبادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے ساتھ زمیندار زیادہ سے زیادہ فصل حاصل کرنے کے لئے مصنوعی کھادوں کا استعمال اور زیر زمین پانی کو ٹیوب ویل سے پمپ کر کے زیادہ رقبہ کو زیر کاشت لانے لگے ہیں۔ نہری' زیر زمین پانی اور کھادوں نے زمین کی سطح پر نمکیات اکٹھے کر دیئے ہیں اور چونکہ سیم کے پانی کے نکاس کا مناسب انتظام نہیں ہے اس لئے فصلوں کی پیداوار میں بتدریج کمی آتی جا رہی ہے۔ حکومت پاکستان نے زراعت کو ترقی دینے کے لئے' زمین سے نمکیات اور سیم کے پانی کو سمندر تک لے جانے کے لئے "نیشنل ڈرینج پروگرام" شروع کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت دو آبوں کے درمیان بنے ہوئے نہری نظام میں سیم نالیوں کو مربوط کیا جائے گا۔ موجودہ سیم نالیوں کو بحال کیا جائے گا اور ان کی مرمت اور دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اسی طرح زیر زمین کھارے پانی والے علاقوں میں نہروں سے سیم کو روکنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

32. حکومت کو یہ بھی احساس ہے کہ نہری اور سیم نالیوں کے نظام کو موثر طور پر چلانے کے لئے کاشتکاروں سے مشورہ کرنا بہت ضروری ہے۔ اور ان کی رائے سے پانی کی تقسیم' آبیانہ کی شرح کا تعین اور اس کی وصولی جیسے معاملات طے کئے جانے چاہئیں۔

33. نیشنل ڈرینج پروگرام کے پہلے سات سالہ مرحلہ کے لئے عالمی بنک' ایشیائی ترقیاتی بنک اور اوورسیز اکنامک کوآپریشن فنڈ جاپان کے تعاون سے 31 ارب 40 کروڑ روپے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کی ECNEC نے منظوری دے دی ہے اور یکم جولائی 1997ء سے اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ اس منصوبہ کے تحت پنجاب میں 10 ارب 99 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس منصوبہ کے تحت رحیم یار خان سکارپ VI کے تحت تعمیر کردہ کھارے پانی کے تالابوں کے نقصان زدہ حصوں کی بحالی اور مرمت کی جائے گی۔ ضلع فیصل آباد میں ڈرینج IV کے علاقہ میں 26000 ایکڑ رقبہ میں زیر زمین نالیاں تعمیر کی جائیں گی۔ ضلع گوجرانوالہ اور شیخوپورہ میں سیلاب میں تباہی

پھیلانے والے ڈیک نالہ کی ری ماڈلنگ کی جائے گی اور ڈیرہ غازی خان میں 3 لاکھ ایکڑ رقبہ میں سیم نالیاں تعمیر کی جائیں گی۔

34. سکارپ - I کے منصوبہ کی کامیابی کے بعد اس پروگرام کو اب مزید پھیلانے کے لئے عالمی بنک کے تعاون سے پنجاب میں پرائیویٹ سکیٹر گراؤنڈ واٹر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبہ کی لاگت 4 ارب روپے ہے اور اس پر عملدرآمد جولائی 1997ء سے شروع کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت گوجرانوالہ' سرگودھا' فیصل آباد' ملتان اور لاہور ڈویژن میں لگے ہوئے 4233 سکارپ ٹیوب ویل 6360 کمیونٹی ٹیوب ویل میں تبدیل کئے جائیں گے۔ زیر زمین میٹھے پانی کے علاقہ میں 1500 اور کھارے پانی کے علاقہ میں 500 کھالوں کو کمیونٹی ٹیوب ویل سے منسلک کر کے ری ماڈل کیا جائے گا۔ لوئر جہلم کینال کے نہری نظام میں زیر زمین کھارے پانی والے علاقہ میں ریگولیشن گیٹ لگائے اور مرمت کئے جائیں گے اور 180 میل نہریں پختہ کی جائیں گی۔ ضلع بہاولنگر کی عوامی کینال کے ذریعے 73000 ایکڑ رقبہ سیراب کرنے کے لئے 3 کروڑ 2 لاکھ 99 ہزار روپے صرف ہوں گے۔ لفٹ اریگیشن کی تین جاری سکیمیں بھی پایہ تکمیل کو پہنچیں گی۔ ضلع میانوالی میں پائی خیل لفٹ سکیم کو 1 کروڑ روپے سے مکمل کیا جائے گا۔ مزید برآں مہار لفٹ اریگیشن سکیم کے لئے 75 لاکھ 29 ہزار روپے کی لاگت سے نئی مشینری فراہم کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ضلع لاہور میں نہری پانی فراہم کرنے کے لئے بی آر بی کینال پر نئے منصوبے کا کام جاری رہے گا۔

35. سڑکیں کسی قوم کی اقتصادی ترقی کی ضمانت سمجھی جاتی ہیں۔ ملکی اتحاد و استحکام اور تعمیر و ترقی میں ذرائع آمدورفت اور نقل و حمل نے ہمیشہ کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ موجودہ حکومت صوبے میں زرعی و صنعتی ترقی کی رفتار تیز تر کرنے اور آمدورفت کی سہولتوں کو بہتر بنانے کے لئے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ شاہرات کے وسیع و عریض نظام کی ترقی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ صوبہ بھر میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر و کشادگی اور بہتری کے لئے 2 ارب 6 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جس میں سے ایک ارب 2 کروڑ 24 لاکھ روپے کھیت سے منڈی تک سڑکوں اور ایک ارب 4 کروڑ 26 لاکھ روپے شاہرات اور پلوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے دوران

کھیت سے منڈی تک سڑکوں کے پروگرام کے تحت 850 کلومیٹر لمبی اضافی سڑکوں کی تعمیر مکمل کی جائے گی جبکہ 50 کلومیٹر لمبی نئی شاہراہات کی تعمیر اور 300 کلومیٹر لمبی موجودہ شاہراہات کشادہ اور بہتر بنائی جائیں گی۔

36. ملکی آبادی میں تیز رفتار اضافے اور پسماندہ علاقوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے شہری علاقوں میں شہری سہولیات پر مسلسل دباؤ بڑھ رہا ہے۔ فراہمی و نکاسی آب اور ذرائع آمدورفت جیسی بنیادی سہولتوں کے فقدان سے ایسے مسائل جنم لے رہے ہیں جن کے حل کے لئے حکومت پنجاب خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران لاہور' فیصل آباد' ملتان' گوجرانوالہ' راولپنڈی اور قصور کے ترقیاتی اداروں کے لئے ایک ارب 2 کروڑ 82 لاکھ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

37. ادارہ ترقیات لاہور قائداعظم ٹاؤن کے صنعتی علاقے میں مین روڈ کی بہتری' چھوٹا راوی اور صدیق پورہ زون لاہور میں ثانوی اور تیسرے (Tertiary) درجے کے نالے کی تعمیر مکمل کرے گا۔ علامہ اقبال روڈ کی بہتری اور نئے ایئرپورٹ Terminal تک رابطہ سڑک کی تعمیر کا کام جاری رہے گا۔ مزید برآں اندرون شہر سرکلر روڈ کے نکاسی آب منصوبہ پر عملدرآمد کے لئے 5 کروڑ روپے کی رقم تجویز کی گئی ہے۔

38. ادارہ ترقیات ملتان کے لئے 5 کروڑ 9 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے ادارہ عید باغ سے پاک عرب فرٹیلائزر فیکٹری تک ملانے والی ایل ایم کیو روڈ کی اصلاح کا کام مکمل کر لے گا۔ علاوہ ازیں 98-1997ء کے دوران اربن واٹر سپلائی کے پانچویں مرحلے' ملتان کے نشیبی علاقوں میں فراہمی آب و گندے پانی کے نکاس اور ایل ایم کیو روڈ سے بوسن روڈ تک شمالی بائی پاس کی تعمیر کا کام جاری رہے گا۔

جناب سپیکر!

39. اسی طرح ادارہ ترقیات فیصل آباد کے لئے 23 کروڑ 27 لاکھ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جس سے فیصل آباد میں آب رسانی اور نکاسی آب کے عظیم تر منصوبہ کے پہلے حصہ کا تعمیراتی کام اور ڈجکوٹ روڈ کے مقام پر پل کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔ گوجرانوالہ شہر میں راجباہ شاہ پور کے ساتھ ساتھ نکاسی آب کے نظام کی تعمیر' ریس کورس روڈ کی توسیع اور جناح روڈ کی توسیع مع ٹرنک سیوریج کے لئے 2 کروڑ 16 لاکھ روپے کی رقم مہیا کی جا رہی ہے۔ ادارہ

ترقیات راولپنڈی کے لئے 36 کروڑ 30 لاکھ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جسے فراہمی آب اور صحت و صفائی کے منصوبہ کے پہلے مرحلے، خانپور سے اسلام آباد / راولپنڈی تک میٹروپولیٹن آب رسانی منصوبے پر صرف کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ پنجاب کے شہروں میں بنیادی ضروریات کی سکیموں کے لئے ترجیحی پروگرام کے تحت ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

40. صوبہ پنجاب میں کم آمدنی والے لوگوں کو رہائشی سہولتیں یعنی پلاٹ مہیا کرنے کے لئے 9 کروڑ 20 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ توقع ہے کہ اس رقم سے آئندہ مالی سال میں 3 مرلہ جاری شدہ سکیمیں رائے ونڈ روڈ لاہور، فیصل آباد، ٹانڈلیانوالہ میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گی۔ اس کے علاوہ رہائشی سکیمیں میانوالی، بورے والا، ڈیرہ غازی خان (مرحلہ دوم) میں مکمل کر لی جائیں گی۔ سرگودھا اور جہلم میں بھی ایسی ترقیاتی سکیموں پر کام جاری رہے گا۔ آئندہ مالی سال میں 3 سے 10 مرلہ تک کے 9073 پلاٹ کم آمدنی والے لوگوں کے لئے دستیاب ہوں گے۔

41. شہروں میں روز افزوں ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام سے متعلق ضروری منصوبہ بندی کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران 92 لاکھ 98 ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس پروگرام کے تحت ماحولیاتی آلودگی کے خلاف عوامی شعور بیدار کرنے کے لئے مشاورتی اور تعلیمی پروگراموں کی تشکیل اور ماحولیات سے متعلق اداروں کو مستحکم و مضبوط بنانا ہے۔ 98-1997ء کے دوران یو این ڈی پی / یو این آئی ڈی او اور قصور Tanneries ایسوسی ایشن کے اشتراک سے 400 ایکڑ اراضی پر پھیلے ہوئے آلودہ پانی پر قابو پانے سے متعلق قصور Tanneries آلودگی کنٹرول منصوبہ پر عملدرآمد جاری رہے گا۔ قصور Tanneries پر حکومت پنجاب 3 کروڑ 38 لاکھ روپے صرف کرے گی۔

42. صوبے کی ترقی کو یقینی بنانے اور کم ترقی یافتہ علاقوں کو شہروں کے برابر لانے کے لئے پسماندگی کے شکار علاقوں کی تیز رفتار ترقی پر ترجیحی توجہ دی جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے ان علاقوں میں قائم خصوصی ترقیاتی اداروں کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران 14 کروڑ 74 لاکھ 20 ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(i) ادارہ ترقیات ڈیرہ غازی خان — 4 کروڑ 52 لاکھ 91 ہزار روپے

(ii)	ادارہ ترقیات بہاولپور	3 کروڑ 67 لاکھ 53 ہزار روپے
(iii)	ادارہ ترقیات مری کہوٹہ	2 کروڑ 6 لاکھ 2 ہزار روپے
(iv)	ادارہ ترقیات چولستان	75 لاکھ 38 ہزار روپے
(v)	ترقیاتی ایجنسی برائے بارانی علاقہ جات	2 کروڑ 55 لاکھ روپے
(vi)	بہاولپور دیہی ترقیاتی پروگرام	ایک کروڑ 17 لاکھ 36 ہزار روپے

جناب سپیکر!

43. صوبائی محاصل میں کمی کو پورا کرنے اور خودانحصاری کی منزل کے حصول کے لئے اضافی وسائل درکار ہیں۔ اضافی وسائل کے لئے نئی ٹیکس تجاویز کی تفصیل فنانس بل کی صورت میں معزز ایوان کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔ نئی ٹیکس تجاویز مرتب کرتے وقت اس بنیادی اصول کی پاسداری کی گئی ہے کہ معاشرے کے غریب اور کم آمدنی والے افراد ٹیکسوں کے بوجھ سے متاثر نہ ہوں جبکہ صاحب ثروت اور خوشحال طبقات جذبہ ایثار کے تحت خوشی سے اضافی بوجھ برداشت کریں۔ وطن عزیز ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اسلام ارتکاز زر کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ اگر دجلہ کے کنارے بھوک سے مرجانے والے جانور کی موت خلیفہ وقت کو بے کل اور بے چین کر سکتی ہے تو یہ حکومت جو صحیح معنوں میں عوام کی خادم ہے ان کے مسائل اور محرومیوں سے کیونکر غافل رہ سکتی ہے۔ ضرورت کاخ امرا کو ہلانے کی نہیں ہے بلکہ ان پر مناسب ٹیکس لگانے کی ہے۔ تاکہ خوشحال لوگوں کے ساتھ ساتھ غریب اور مفلوک الحال اشخاص بھی سکھ کا سانس لے سکیں۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ عالی شان مکانوں اور محل نما بنگلوں کو ٹیکس کے دائرہ میں لایا جائے۔ اس ٹیکس کی آمدن سے غریب عوام کے لئے رہائشی سکیمیں تیار کی جائیں گی۔

44. باد صرصر چلے یا باد سموم غضب کا پالا پڑ رہا ہو یا چلچلاتی دھوپ۔ سڑکوں پر آپ کو ان لوگوں کی لمبی قطاریں نظر آئیں گی جو بس کے انتظار میں گھنٹوں خوار ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے سامنے بڑی اور لمبی کاروں کو فر فر گزرتا دیکھتے ہیں تو یقیناً طبیعت میں ابال اٹھتا ہے اور اپنے محرومیوں کا احساس کچھ زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ ایسے پسے ہوئے

اور محروم طبقے کو بہتر سفری سہولتیں فراہم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بڑی کاروں والوں سے کچھ لے کر ٹرانسپورٹ کے انتظام کو بہتر بنایا جائے۔ اسی طرح بڑی گاڑیوں پر بھی ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کی فراہمی پر خرچ کی جائے گی۔ علاوہ ازیں پر تعیش ہوٹلوں اور ریستورانوں پر ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔ جس سے حاصل ہونے والی آمدنی بیواؤں' یتیموں اور نادار لوگوں کی فلاح و بہبود پر صرف کی جائے گی۔ جو صاحب ثروت اشخاص ان مہنگے ہوٹلوں اور ریستورانوں میں رہائش اور ضیافتوں پر ہزاروں روپے یومیہ خرچ کرتے ہیں' انہیں اس کارخیر میں حصہ لینا چاہئے۔ پرائیویٹ سکول جو عام آدمی کی دسترس سے باہر ہیں' ان پر Cess لگایا جا رہا ہے۔ اس کی آمدنی سرکاری سکولوں کے لئے فرنیچر فراہم کرنے پر صرف ہو گی۔ علاوہ ازیں ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو بھی اس آمدنی سے فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔ وزیراعلی پنجاب کے ہدایات کے مطابق کچی آبادیوں میں 5 مرلے تک کے مکانات کو شہری جائیداد ٹیکس سے exempt کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

45. پیشتر اس کے کہ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کروں اس امر کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کہ وطن عزیز اپنی پچاس سالہ تاریخ کے سب سے نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اس فیصلہ کن موڑ پر ہم کسی قسم کے تساہل یا تغافل کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اکیسویں صدی ہمارے در پر دستک دے رہی ہے اور ہم اس کے قدموں کی چاپ صاف سن سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی بقا کے لئے انتھک جدوجہد کرنا ہو گی اور اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہو گا۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ تاریخ کا سیل رواں ہر خشک و تر کو بہا کر لے جاتا ہے۔ ابدیت صرف انہیں نصیب ہوتی ہے جن کے سینے قربانی اور ایثار کے جذبات سے معمور ہوتے ہیں۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد ہی آدمی کو انسان کامل بناتے ہیں۔ عبادت کا یہی وہ اعلی و ارفع مفہوم ہے جو دین مبین کو دیگر مذاہب سے منفرد اور ممتاز کرتا ہے۔ ہر وہ کام جو اللہ تعالی کی رضا یا اس کے بندوں کی فلاح کے لئے کیا جائے عین عبادت ہے۔ آج جب اللہ تعالی نے ہمیں یہ موقع دیا ہے تو اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ تاریخ میں ہمارا نام ان لوگوں کے زمرے میں آنا چاہئے جنہوں نے قوم کی خاطر

قربانیاں دیں۔ ان لوگوں میں شمار نہیں ہونا چاہئے جنہوں نے قوم کو قربانی کا جانور سمجھا اور اس کے لاغر وجود سے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا۔ یہ جاہ و حشمت۔ یہ طمطراق۔ یہ رعب و دبدبہ یہیں رہ جائے گا۔ زاد راہ صرف وہ آنسو ہے جو کسی غریب کے لئے آپ کی آنکھ سے ٹپکا ہے۔ درد کی وہ لہر ہے جو دکھی انسانیت کو دیکھ کر آپ کے سینے میں بیدار ہوئی ہے۔

ہارون نے کہا وقت رحیل اپنے پسر سے
جائے گا کبھی تو بھی ایسی راہ گذر سے

پوشیدہ ہے کافر کی نظر سے ملک الموت
لیکن نہیں پوشیدہ مسلماں کی نظر سے

پاکستان زندہ باد